

فریضہ زکوٰۃ کی ادائیگی

مولانا عبدالملک

ارکان اسلام میں نماز کے ساتھ ہی زکوٰۃ اور عشر کی ادائیگی ہے۔ قرآن پاک میں بھی صلوة و زکوٰۃ کا ذکر اکثر ساتھ ساتھ ملتا ہے۔ زکوٰۃ اسلام کے مالی نظام کی بنیاد اور معاشی مسائل کا حل ہے، نیز انفرادی تزکیے کا بھی ذریعہ ہے۔ اسلامی حکومت قائم ہو اور وہ سب سے زکوٰۃ اور عشر مکمل وصول کرے (جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کیا تھا) تو معاشرے کے بہت سے مسائل جو آج عذابِ جاں اور سوہاںِ روح بنے ہوئے ہیں، حل ہو جائیں۔

دور زوال میں بھی مسلمانوں نے زکوٰۃ ادائیگی کو بطور ایک فرض کے برقرار رکھا ہے۔ جسے بھی ایمان کے تقاضے پورے کرنے کا احساس ہے وہ فکر مندی سے اپنی زکوٰۃ کا حساب کرتا اور ادا کرتا ہے۔ عموماً یہ ۱۰ گنا زیادہ اجر کی وجہ سے رمضان میں ادا کی جاتی ہے (حکومت بھی یکم رمضان کو سیونگ اکاؤنٹ سے زکوٰۃ منہا کرتی ہے)۔ اس سے ضرورت مندوں کی ضرورت پوری ہوتی ہے، دعوتی منصوبے مکمل ہوتے ہیں، مدارس کا پورا نظام چلتا ہے۔

زکوٰۃ ادا کرنے والوں کو بہت احتیاط سے زکوٰۃ کا حساب لگا کر ادا کرنا چاہیے۔ کسی رقم پر زکوٰۃ فرض ہو اور نہ دی جائے تو وبال ہوگا۔ خود ضروری علم نہ رکھتے ہوں تو جاننے والوں سے پوچھ کر ادا کرنا چاہیے۔ کچھ ضروری امور درج ہیں:

مقدارِ نصاب

۱- وہ مال جو ایک سال گزرنے کے بعد اخراجات سے بچا ہوا ہو اور ساڑھے سات تولے

یا ساڑھے باون تولے چاندی یا ان کی مالیت کے برابر ہو۔

۲- ساڑھے سات تولے سونا ۲۸ء۷۱گرام اور ساڑھے باون تولے چاندی ۶۱۲ء۳۶گرام کے برابر ہے۔

۳- اگر صرف سونا ہو تو ساڑھے سات تولے نصاب ہوگا۔ اگر سونے کے ساتھ چاندی ہو یا کسی دوسری قسم کا مال بھی ہو، تو نصاب ساڑھے باون تولے چاندی یا مارکیٹ ریٹ کے مطابق اس کی قیمت کے برابر ہوگا۔

زکوٰۃ کسے اٹھائے

● ایک آدمی کے پاس نقد رقم اپنے گھر میں ہو، بنک کے کسی کھاتے میں ہو، کسی تجارتی کمپنی میں ہو، ڈاک خانے میں ہو، ڈیفنس سرٹیفکیٹ کی شکل میں ہو، این آئی ٹی یونٹ، تجارتی صنعتی خام مال یا تیار شدہ مال کی شکل میں ہو، یا غیر ملکی کرنسی کی صورت میں ہو، یا مکان یا دکان کی آمدنی کی شکل میں ہو۔۔۔ ہر ایک کا اڑھائی فی صد زکوٰۃ میں دینا ہوگا۔

● قرض جو کسی کو دیا ہو اور اس کے ملنے کی اُمید ہو تو اس کی بھی سال بہ سال اڑھائی فی صد زکوٰۃ دینا ہوگی۔ اگر قرض لیا ہوا ہو تو اسے منہا کر کے زکوٰۃ دی جائے گی۔

● اسی طرح زمین کی پیداوار اگر بارانی ہو تو اس کا ۱۰ فی صد اور نہری اور ٹیوب ویل سے سیراب ہو تو ۵ فی صد دینا ہوگا۔

● وہ زمین، مکان، پلاٹ جو کاروبار (سرمایہ کاری) کی نیت سے خریدے ہوں، ان کی مالیت کا مارکیٹ ریٹ کے مطابق تعین کر کے ان کی زکوٰۃ دینا ہوگی۔

● کرایے پر اٹھائے ہوئے مکان یا رہائش کے لیے خریدے ہوئے مکان، پلاٹ یا پلاٹوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ کرایے کے مکان سے جو آمدنی ہوگی، اس پر زکوٰۃ عائد ہوگی۔

بنکوں کے سیونگ اکاؤنٹ میں جو رقم محفوظ ہوتی ہے، حکومت اس کی زکوٰۃ کی کٹوتی کرتی ہے۔ لیکن اب سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق کھاتہ داروں کو اجازت دے دی گئی ہے کہ وہ اپنی زکوٰۃ خود دینا چاہیں تو رمضان سے ایک ماہ پہلے کی درخواست دے کر استثنائاً حاصل کر سکتے ہیں۔

زکوٰۃ کسے ساتھ انفاق بھی

بعض لوگ صرف زکوٰۃ دینے پر اکتفا کرتے ہیں حالانکہ اُمت مسلمہ کی تمام ضروریات

زکوٰۃ سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لیے کہ زکوٰۃ کے مصارف قرآن پاک میں متعین کر دیے گئے ہیں۔ اسے صرف انھی آٹھ مصارف میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔ باقی ضروریات پورا کرنے کے لیے نفل صدقات اور انفاق کا راستہ اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ ان ضروریات کو پورا کرنا بھی غنی اور مال دار لوگوں پر فرض ہے۔ اگر سب مسلمان اپنی زکوٰۃ پوری کی پوری ادا کریں اور غربا و مساکین اور امت مسلمہ کی دوسری ضروریات کو پورا کرنے کے لیے نفل صدقات حسب ضرورت دیں، تو مسلمان ممالک معاشی لحاظ سے اتنے مضبوط ہو جائیں کہ انھیں کسی ملک سے سودی یا غیر سودی قرضے لینے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ قرآن پاک میں جہاں زکوٰۃ کا ذکر ہے اسی جگہ نفل صدقات کا بھی ذکر ہے:

وَأَتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْإِنْفَاقِ وَالسَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ (البقرہ ۲: ۱۷۷)

اور دیتے ہیں اللہ کی محبت میں اپنا مال قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوال کرنے والوں اور گردنوں کو آزاد کرنے میں اور قائم کرتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوٰۃ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے جسے ادا کرنا ضروری ہے“ (ترمذی)۔ پھر آپ نے اسی مذکورہ آیت کی تلاوت فرمائی۔

زکوٰۃ کی عدم ادائیگی اور مال کی ایسی محبت کہ انسان انفاق سے پہلو تہی کرے اس کے لیے بڑی سخت وعید آئی ہے:

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فُكُلًا يَمْشَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَأَطْفَالُهُمْ هَذَا مَا كَنْزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ۝ (التوبة: ۳۴-۳۵) جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور انھیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انھیں دردناک عذاب کی خوش خبری دے دیجیے۔ جس دن اسے دوزخ کی آگ میں تپا کر ان پر رکھا جائے گا پھر ان کی پیشانیوں اور

پہلوؤں اور ان کی پیٹھوں کو ان کے ساتھ داغا جائے گا، ان سے کہا جائے گا، کہ مزہ چکھو اس خزانے کا جسے تم جمع کرتے تھے۔

وَلَا يَخْسِبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا أَنْتُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرًّا لَّهُمْ سَيَطُوقُونَ مَا بَخَلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (ال عمران ۱۸۰:۳) وہ لوگ جو اس مال کو جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے، دینے میں بخل سے کام لیتے ہیں، نہ سمجھیں کہ یہ ان کے حق میں بہتر ہے، بلکہ وہ مال، جس کو دینے میں بخل سے کام لیتے ہیں، ان کے حق میں بُرا ہے۔ قیامت کے دن اسے ان کی گردنوں کا طوق بنا دیا جائے گا۔

آج کل بڑے پیمانے پر شعوری اور غیر شعوری طور پر ایسا ہو رہا ہے۔ بعض لوگ مسلمان ہونے کے باوجود، زکوٰۃ کا فرض ادا نہیں کرتے اور جو ادا کرتے ہیں وہ اپنے مال کے ایک حصے کی زکوٰۃ دے دیتے ہیں اور دوسرے حصے کی زکوٰۃ کو عموماً لاعلمی کی وجہ سے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اس لیے ان لوگوں پر جو اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور دوسروں کے مال کو اپنے مال کے ساتھ ملا کر ہڑپ کرنے سے بچنا چاہتے ہیں، لازم ہے کہ وہ پوری احتیاط سے کام لیں اور سال کے جس حصہ میں وہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، وہ اس موقع پر اپنے ایسے سارے مال کی زکوٰۃ دیں جس پر زکوٰۃ عائد ہوتی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچ سکیں۔

آدابِ زکوٰۃ

زکوٰۃ سے دینی اور دنیوی فوائد حاصل کرنے کے لیے چند باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیے، ان کو ہم آدابِ زکوٰۃ کہہ سکتے ہیں۔ اس ضمن میں مولانا محمد یوسف اصلاحی شمعِ حیات میں لکھتے ہیں:

۱- سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ زکوٰۃ خلوص نیت سے ادا کیجیے۔ محض خدا کی رضا اور آخرت کے اجر و ثواب کو پیش نظر رکھیے۔ اس کے سوا کوئی دوسرا مقصود آپ کے سامنے نہ رہے۔ خدا ایسے ہی لوگوں کے مال و دولت میں خیر و برکت فرماتا ہے جو محض خدا کو خوش کرنے کے لیے پوری رغبت اور فراخ دلی سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔

۲- زکوٰۃ میں وہ مال دیجیے جو آپ کی نظر میں بہتر ہو۔ غور کیجیے آپ جب دوسروں سے کچھ لیتے ہیں تو کبھی خراب اور گھٹیا چیز نہیں لیتے اور پوری احتیاط اور باریک بینی سے اچھے سے اچھا

لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر آپ واقعی زکوٰۃ کی اہمیت کو محسوس کر کے زکوٰۃ دیتے ہیں اور دین و دنیا میں خدا کی رحمتوں کے طالب ہیں تو خدا کی راہ میں ایسا مال دیکھیے جو آپ کی نظر میں سب سے بہتر ہو، اور جو خدا کے غریب بندوں کے لیے زیادہ سے زیادہ فائدہ بخش ہو۔

۳- آپ جس کو زکوٰۃ دیں اس میں احساس کمتری نہ پیدا ہونے دیں، اسے نچانہ رکھیں، اس کی دل آزاری نہ کریں اور کوئی ایسا سلوک نہ کریں جس سے اس کی خودداری کو ٹھیس لگے۔

۴- زکوٰۃ دے کر آپ اترا نہیں نہیں، اپنی بڑائی نہ جتائیں بلکہ خدا کا تہ دل سے شکر ادا کریں کہ اس نے آپ کو زکوٰۃ ادا کرنے کی توفیق دی اور آپ کو یہ موقع بخشا کہ آپ کے ہاتھوں سے خدا کی راہ میں کچھ خرچ ہو اور آپ کو اپنا فریضہ ادا کرنے کا موقع ملا۔

۵- جس کو زکوٰۃ دیں اس پر کوئی احسان نہ جتائیں۔ آپ کے پاس اپنا ہے کیا جو احسان جتائیں! آپ تو خود خدا کے محتاج ہیں، آپ کیا، سارے ہی انسان اس کے محتاج ہیں، غنی اور بے نیاز تو صرف خدا ہے (وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَانْعَمَ الْفُقَرَاءُ) ”اللہ ہی غنی ہے اور تم سب محتاج ہو“۔ (محمد: ۴۷: ۳۸)۔ آپ کو خدا نے جو کچھ دیا تھا اسی لیے تو، کہ آپ اپنے کام میں لائیں اور خدا کے دوسرے بندوں کا حق ادا کریں۔ کیا حق دار کا حق دے کر کوئی احسان جتاتا ہے؟ رسول خدا نے فرمایا، خدا اس شخص کو ہم کلامی کے شرف اور نظر عنایت سے محروم رکھے گا جو کسی کو عطیہ دے کر احسان جتاتا ہو۔

زکوٰۃ ادا کرنے سے پہلے آسمانی کتاب کی اس آیت پر غور کیجیے اور بار بار غور کیجیے:

أَيُّدٌ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِّنْ نَّجِيلٍ وَأَعْنَابٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَ لَهُ ذُرِّيَةٌ ضُعَفَاءُ فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ۝ (البقرہ ۲: ۲۶۶)

کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے پاس ایک ہرا بھرا باغ ہو، نہروں سے سیراب، کھجوروں، انگوروں اور ہر قسم کے پھلوں سے لدا ہوا، اور وہ عین اسی وقت تیز گرم گولے کی زد میں آ کر جھلس جائے جب کہ وہ خود بوڑھا ہو اور اس کے کسن بچے ابھی کسی لائق نہ ہوں؟ اس طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں تمہارے سامنے بیان کرتا ہے، شاید کہ تم غور و فکر کرو۔